70507 ـ کیا شدید سردی میں جنابت سے تیمم کیا جا سکتا ہے ؟

سوال

کیا میں شدید سردی کے ایام میں جنابت سے تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہوں، یہ علم میں رکھیں کہ فوری طور پر طہارت کے امکانات متوفر نہیں جیسا کہ سردی میں مجھے کمر کی تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے اور اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جنبی شخص کے لیے نماز ادا کرنے سے قبل غسل کرنا واجب ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاکیزگی اور طہارت اختیار کرو.

اور اگر پانی کی غیر موجودگی، یا پھر کسی عذر یعنی پانی استعمال کرنے میں بیماری کو ضرر ہو، یا پھر شدید سردی میں پانی استعمال کرنے سے بیماری میں اور اضافہ ہونے کا خدشہ ہو، یا پانی گرم کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو۔ کی بنا پر پانی استعمال کرنے سے عاجز ہو تو غسل کی جگہ تیمم کر سکتا ہے؛ کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں سے کوئی ایك قضائے حاجت سے فارغ ہوا ہو، یا پھر تم نے بیوی سے جماع کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاکیزہ اور طاہر مٹی سے تیمم کر لو .

اس آیت میں دلیل ہے کہ جو مریض شخص پانی استعمال نہ کرسکتا ہو یا پھر اسے غسل کرنے سے موت کا خدشہ ہو، یا مرض زیادہ ہونے کا، یا پھر مرض سے شفایابی میں تاخیر ہونے کا تو وہ تیمم کر لے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے تیمم کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

تو تم اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس مٹی سے مسح کرو .

اس تشریع کا حکم بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالی تم پر کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، لیکن تمہیں پاك کرنا چاہتا ہے، اور تم پر اپنی نعمتیں مکمل کرنا چاہتا ہے

تا كہ تم شكر ادا كرو المآئدۃ (6).

اور عمرو بن عاص رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" غزوہ ذات سلاسل ميں شديد سرد رات ميں مجھے احتلام ہوگيا اس ليے مجھے يہ خدشہ پيدا ہوا كہ اگر ميں نے غسل كيا تو ہلاك ہو جاؤں گا اس ليے ميں نے تيمم كر كے اپنے ساتھيوں كو فجر كى نماز پڑھا دى، چنانچہ انہوں نے اس واقعہ كا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے سامنے ذكر كيا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

" اے عمرو كيا آپ نے جنابت كى حالت ميں ہى اپنے ساتھيوں كو نماز پڑھائى تھى ؟

چنانچہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو غسل ميں مانع چيز كا بتايا اور كہنے لگا كہ ميں نے اللہ تعالى كا فرمان سنا ہے:

اور تم اپنى جانوں كو ہلاك نہ كرو، يقينا اللہ تعالى تم پر رحم كرنے والا ہے النساء (29).

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم مسكرانے لگے اور كچھ بھى نہ فرمايا "

سنن ابو داود حديث نمبر (334) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس حديث ميں اس كا جواز پايا جاتا ہے كہ سردى وغيرہ كى بنا پر اگر پانى استعمال كرنے سے ہلاكت كا خدشہ ہو تو تيمم كيا جا سكتا ہے، اور اسى طرح تيمم كرنے والا شخص وضوء كرنے والوں كى امامت بھى كروا سكتا ہے.

ديكھيں: فتح البارى (1 / 454).

اور شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر تو آپ گرم پانى حاصل كرسكيں، يا پھر پانى گرم كر سكتے ہوں يا پھر اپنے پڑوسيوں وغيرہ سے گرم پانى خريد سكتے ہوں تو آپ كے ليے ايسا كرنا واجب ہے؛ كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اپنى استطاعت كے مطابق اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو .

اس ليے آپ اپنى استطاعت كے مطابق عمل كريں، يا تو پانى گرم كر ليں يا پھر كسى سے خريد ليں، يا پھر اس كے علاوہ كوئى اور طريقہ جس سے آپ پانى كے ساتھ شرعى وضوء كر سكيں.

لیکن اگر آپ ایسا کرنے سے عاجز ہوں، اور شدید سردی کا موسم ہو اور اس میں آپ کو خطرہ ہو، اور نہ ہی پانی گرم کرنے کی کوئی سبیل ہو اور نہ ہی اپنے ارد گرد سے گرم پانی خرید سکتے ہوں تو آپ معذور ہوں، بلکہ آپ کے لیے تیمم کرنا ہی کافی ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا تقوی اختیار کرو .

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی ہے:

چنانچہ اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھ پر مٹی سے مسح کرو .

اور پانی استعمال کرنے سے عاجز شخص کا حکم بھی پانی نہ ملنے والے شخص کا ہی ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (10 / 199 - 200).

آپ کو چاہیے کہ جتنے جسم کا آپ غسل کر سکتے ہیں اس کا غسل کر لیں، مثلا اگر آپ کے لیے کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو بازوں اور ٹانگیں وغیرہ جو کچھ دھو سکتے ہیں وہ دھو لیں، اور پھر تیمم کر لیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ جو جلد از جلد شفایاب کرے، اور آپ کی بیماری کو آپ کے گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا سبب بنائے.

واللہ اعلم .